15765 :نمبر
۲۶/۲/۹ھ :تاریخ

سیکریٹری جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

۱ - انسانی اعضاء کی پیوندکاری جائز ہے یا ناجائز۔

۲ - اعضاء کا مردہ کے جسم سے لینا کیسا ہوگا۔

۳ - اگر یہ عمل جائز ہے تو زندہ آدمی زندہ کو کن شرائط پر عطیہ کرے گا۔

۴ - کفار سے اعضاء لینا انکے پیچھے لگوانے کے خرچ کے ساتھ کیسا ہوگا

۵ - ایسے اداروں کو اعضاء دینا یا دینے کی وصیت کرنا کیسا ہے۔

۶ - ایسے اداروں کے ساتھ تعاون کرنا کیسا ہے۔

۷ - ایسے اداروں میں ملازمت کی کیا اجازت ہوگی۔

والسلام - سلطانی

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاء کی پیوندکاری کی مختلف صورتیں ہیں

ا۔ جمادات ونباتات سے بنے ہوئے اعضاء کو انسانی جسم

ساتھ پیوند کرنا۔ یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔

کما فی مشکوۃ المصابیح:

"عن عبدالرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد

قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق

فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ

انفا من ذھب"۔

باب النعال ۳۷۹

۲۔ حیوانات کے اعضاء کو انسانی جسم کے ساتھ پیوند کرنا یہ

صورت بھی بالاتفاق جائز ہے البتہ اس میں اس بات کا خیال

رکھنا چاہیے کہ جب تک ایسے جانوروں کے اعضاء سے علاج کرنا

ممکن ہو جنکا گوشت کھایا جاتا ہے تو انہی سے کرنا چاہیے۔ لیکن اگر

ان سے علاج کرنا ممکن نہ ہو تو ایسے جانوروں کے اعضاء لیے جائیں

جنکا گوشت نہیں کھایا جاتا تاہم وہ ذبح کے ذریعے پاک ہوجاتے

ہیں۔ البتہ بحالت مجبوری جب کوئی ماہر معالج یہ بتادے کہ خنزیر

جانوروں کے اعضاء کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تو انکی بھی

گنجائش ہے۔

کما فی الدر المختار:

"اختلف فی التداوی بالمحرم وظاہر المذہب المنع۔ وقیل یرخص اذا علم فیہ الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی۔"

۲۱۰/۱

3- انسان کے اپنے لئے اپنے عضو کو جوڑنا یا کسی عضو کو ایک جگہ سے لے کر اسی کے جسم میں دوسری جگہ پیوند کرنا۔ اس صورت میں بھی راجح قول جواز کا ہے۔

کما فی بدائع الصنائع:

"ان استعمل جزء منفصل عن غیرہ من بنی آدم اہانۃ بذلک الغیر والآدمی بجمیع اجزائہ مکرم ولا اہانۃ فی استعمال جزء نفسہ فی الاعادۃ الی مکانہ۔"

۳۱۶/۲

4- چوتھی صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کا عضو لے کر پیوند کاری کرنا۔ یہ صورت چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(i) ماہر معالج بتادے کہ علاج کا اس کے علاوہ کوئی اور صورت ممکن نہیں۔

(ii) عضو دینے والا اگر زندہ ہو تو اسکی اجازت پائی جائے۔

(iii) عضو دینے والے کو عضو دینے کی وجہ سے جان کا خطرہ یا کوئی شدید لاحق نہ ہو۔

(iv) اگر کسی میت کا عضو لیا جا رہا ہو تو اسکے لیے شرط یہ ہے

يضطرب بما كان غالب الظن انه ولد حى
وهو فى مدة يعيش غالبا فانه يشق بطنها لان فيه
احياء الادمى بترك التعظيم الادمى وترك التعظيم
اهون من مباشرة سبب الموت."

٣٢٣/٣

وكما فى الاشباه والنظائر لابن النجيم:
"الضرورات تبيح المحظورات ومن ثم جاز اكل
الميتة عند المخمصة واساغة اللقمة بالخمر والتلفظ
بكلمة الكفر للاكراه."

٨٧

کفار سے اعضاء لینا بھی جائز ہے
كما فى المبسوط للسرخسى:
"ولا باس بان يستاجر المسلم الظئر الكافرة او
التى قد ولدت من الفجور لان خبث الكفر فى
اعتقادها دون لبنها."

١٥/١٢٧

ایسے اداروں میں ملازمت کرنا اور ان سے تعاون کرنے میں شرعاً
کوئی حرج نہیں

الجواب صحیح
[illegible]

والله اعلم بالصواب
کتبہ
آصف محمود
٩/٣/٢٦ھ
جامعہ اسلامیہ امدادیہ